تعليم حج

إعـــداد

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد بشمال الرياض

٣١

ISBN: 9960-787-21-4

تعليم مناسك الحج

تعليم حج

اعداد

المكتب التعاوني للدعوة والارشاد بشمال الرياض

ح المكتـب التعاونـي للدعـوة والإرشـاد وتوعيـة الجاليـات
في شمال الرياض ، ١٤١٩هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في شمال الرياض
تعليم الحج .- الرياض.

.. ص ؛ .. سم

ردمك : ٤ - ٢١ - ٧٨٧ - ٩٩٦٠

(النص باللغة الأردوية)

١- الحج ٢- العمرة أ- العنوان

ديوي ٢٥٢,٥ ١٩/١٧٤٩

رقم الإيداع : ١٩/١٧٤٩
ردمك : ٤ - ٢١ - ٧٨٧ - ٩٩٦٠

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تلبیہ

لَبَّيۡكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيۡكَ، لَبَّيۡكَ
لَاشَرِيۡكَ لَكَ لَبَّيۡكَ،
اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَةَ لَكَ
وَالۡمُلۡكَ، لَاشَرِيۡكَ لَكَ۝

رواہ البخاری

میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیئے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں (بخاری شریف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"تقریظ"

از علامہ فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین حفظہ اللہ

الحمدللہ وحدہ وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وبعد:

میں نے بعض علماء کے تیار کردہ اِن صفحات کی ورق گردانی کی جس میں حج وعمرہ کے طریقے کو آسان کرنے، حج کا عزم کرنے سے لیکر فارغ ہونے تک کے احکام بالا ختصار بیان کیئے گئے ہیں اور اختصار ہی کی غرض سے حوالجات حذف کر دیئے گئے ہیں اور جو کچھ ہے اسی میں برکت ہے۔ دعوت سنٹر شمالی ریاض نے اِسے مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے اور شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ سارے مسلمانوں کو اس سے فائدہ ہو۔ اللہ تعالی اس کے لکھنے والے اور اس کے ساتھیوں کو جنہوں نے اِس کے تیار کرنے میں مدد کی ہے جزائے خیر دے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس سے فائدہ پہنچائے اور اس کے شائع کرنے میں مدد فرمائے تاکہ فائدہ عام ہو۔ آمین۔ وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین ۱۷-۱۱-۱۴۱۶ھ

دیباچہ

از: فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن محمد الشثری حفظہ اللہ

ڈائریکٹر دعوت وارشاد سنٹر شمالی ریاض

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَبَعْدُ: واضح ہو کہ فریضۂ حج اسلام کا ایک رکن ہے اور مشرق و مغرب کا ہر مسلمان یہ تمنا کرتا ہے کہ اُسے اس بابرکت فریضہ کی ادائیگی کا شرف حاصل ہو۔ چونکہ عام طور پر ہر ایک مسلمان اس فریضہ کو اپنی زندگی میں ایک ہی مرتبہ انجام دے پاتا ہے اس لئے اس فریضہ کی ادائیگی میں جہالت، غلطیاں اور مخالفتیں بکثرت پائی جاتی ہیں جن سے شاید ہی کوئی حاجی بچ سکے۔ مگر چونکہ اعمال کی قبولیت کا دار و مدار اِخلاص کے بعد اسلام کے شرع کردہ نبی کریم ﷺ کے طور طریقہ پر ہے، اس لئے حاجی کو حج کے اَحکام سے واقف کرانے اور اس فریضہ کی ادائیگی میں ہونے والی غلطیوں کی تلافی کے لئے یہ "پمفلٹ" تیار کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مملکت سعودی عرب کو حرمین شریفین کی نگہبانی اور اُن کی خدمت گذاری کے شرف سے نوازا ہے۔ چنانچہ اس ملک کے حکمرانوں نے ان مقدس مقامات کا قصد کرنے والوں کی

خدمت میں خیر خواہی و نصیحت اور ساتھ ہی اعلیٰ خدمات و سہولتیں بہم پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی - اور یہ "پمفلٹ" جسے ہم عربی زبان اور مسلمانوں کی بولی جانے والی دوسری زبانوں میں نشر کر رہے ہیں ان عظیم کوششوں کی ایک سلسلہ وار کڑی ہے جنہیں حکومتِ سعودی عرب خادمِ حرمین شریفین وفقہ اللہ کی قیادت میں پیش کرتی رہتی ہے، اِس "پمفلٹ" میں ہم نے حج اور عمرہ کے مناسک اور ان کے احکام کتاب و سنت کی روشنی میں آسان اور عام فہم اسلوب میں مختصراً بیان کیے ہیں جنہیں ہر ایک پڑھنے والا سمجھ سکتا ہے۔ اِسی طرح اُن غلطیوں اور مخالفتوں کی طرف بھی تنبیہ کی گئی ہے جو حجاجِ کرام سے بکثرت وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس "پمفلٹ" سے مہمانانِ بیت اللہ الحرام کو فائدہ پہنچائے اور اس سعی و کوشش کو اپنے پاس قبول کیے جانے والے صدقات میں شامل فرمائے آمین وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

مدیر المکتب: عبد العزیز بن محمد الشتری۔

حجاجِ کرام کی خدمت کے لئے سعودی عرب کی کارہائے نمایاں

اس بابرکت ملک پر اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے ایسے حُکام اور قائدین بخشے جنہوں نے اپنی عظیم ذمہ داریوں کا خیال کرتے ہوئے اور حجاجِ کرام کی خدمت کو اللہ کا تقرب حاصل کی جانے والی عبادت سمجھتے ہوئے اپنے

اوقات، اپنی جد وجہد اور ہر قیمتی ونفیس چیز کو اللہ کے مہمانوں کیلئے خاص کر دیا۔ چنانچہ حکومت خادم حرمین شریفین۔ دفقہ اللہ۔ کی عظیم کوششیں ہر ایک کے سامنے عیاں ہیں کہ کیسے آپ نے حجاج کرام کی آرام رسانی اور مناسکِ حج کی ادائیگی میں ان کا تعاون کرنے کے لئے اپنے سارے صلاحیتوں کو لگا دیا ہے۔ جن میں سے بعض نیچے درج کی جاتی ہیں۔

① حرم مکی وحرم مدنی کی توسیع :۔ خادمِ حرمین شریفین کے دور میں تاریخ کی سب سے بڑی توسیع معرض وجود میں آئی۔ اس بارے میں سعودی عرب نے اس طریقۂ کار کو اپنایا کہ ,, نہ بخیلی اور نہ کوتاہی ،، سب کچھ حجاج ومعتمرین اور زائرین کی راحت کے لئے ۔۔

② کاروانِ وقافلۂ حجاج کی خدمت میں تمام سہولتیں بدرجۂ اتم مہیا کرنے سے متعلق قائدین کی ذاتی نگرانی ۔ اللہ ان کی تائید کرے ۔

③ امورِ حج سے متعلق الگ وزارتِ حج کے قلمدان کا قیام تاکہ خدمات کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے ضروری تحقیق وسفارشات پیش کرنا اور تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جائے تاکہ اس میدان میں درجۂ کمال کو پہنچایا جا سکے ۔

④ کشادہ ورواں وپختہ سڑکیں بنانا اور پہاڑوں میں سرنگ نکالنا اور پلوں کا جال بچھانا اور ان راستوں کی راہنمائی سے متعلق وضاحتی تختیاں آویزاں کرنا تاکہ مکۂ معظمہ سے مشاعرِ مقدسہ تک حجاجِ کرام کی آمد ورفت آسان ہو جائے ۔

⑤ مختلف مقامات پر بکثرت ٹیلی فون بوتھس کا انتظام تاکہ

حجاجِ کرام اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں سے رابطہ کرسکیں۔

⑥ چوبیس گھنٹے طبی سہولتیں بہم پہنچانے کے لیئے تمام جدید سامان سے لیس گشتی شفاخانہ اور ایمبولینس کا انتظام، اور حجاجِ کرام کی صحت وسلامتی کے لیئے روزانہ مشاعرِ مقدسہ کی صفائی کا مکمل انتظام۔

⑦ تمام مشاعرِ مقدسہ میں خصوصی گاڑیوں کے ذریعہ ٹھنڈا اور صاف وشفاف پانی وافر مقدار میں مہیا کرنا۔

⑧ حجاجِ کرام کی راہنمائی اور امن وامان قائم کرنے کے لیئے پولیس اور اسکاؤٹس کی سہولتیں۔

⑨ قرآنِ پاک، مختلف موضوعات پر مختلف زبانوں میں راہنمائی کرنے والے پمفلٹس، کتابچے تقسیم کرنا اور مسئلہ مسائل پوچھنے کے لیئے خصوصی مراکز کا انتظام۔

⑩ آسان اور شرعی طریقہ سے ذبح کرنے کے لیئے جدید مفت قربان گاہ کا قیام۔

⑪ جمرات کے علاقے کی زبردست توسیع، تاکہ کنکریاں مارنے میں سہولت ہو اور حجاج کرام کو سخت بھیڑ سے بچایا جاسکے۔

سفر کے آداب

پہلا: سفر پر نکلتے وقت کے آداب

- نیک نیت کرنا: یعنی سفر کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو۔
- وصیت تیار کرنا: کیونکہ مسافر کو اس بات کا کوئی علم نہیں کہ سفر میں کیا پیش آنے والا ہے۔ اور بہتر ہے کہ وصیت تیار کرنے کے بعد اسے ایک مقررہ جگہ میں محفوظ کرے یا کسی امانتدار شخص کے سپرد کر کے سفر کرے۔
- زیادتیوں کا ازالہ اور قرض کا ادا کرنا، اگر ادائیگیٔ قرض کی طاقت نہیں رکھتا تو قرض خواہ سے اجازت لے لے۔
- گھر والوں کے لیئے خرچ کا انتظام کرنا: کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے [كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ] "آدمی کے گنہ گار ہونے کے لیئے کافی ہے کہ اپنے ماتحتوں کو ضائع کر دے"۔
- نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔ یعنی ہمسفر نیک ہوں۔
- گھر والوں اور دوست احباب کو الوداع کہنا۔
- صبح سویرے سفر کرنا۔
- جمعرات کے دن سفر کرنا کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کا فعل ہے۔
- سفر کی دعا پڑھنا۔
- اللہ تعالیٰ کے ذکر اور توبہ واستغفار میں مشغول رہنا،

شرعی دعاؤں کا اہتمام کرنا، ہر چڑھائی پر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنا اور ہر اُترائی پر "سُبْحَانَ اللّٰہِ" پڑھنا۔

- دعا کا اہتمام کرنا۔ حدیث میں آتا ہے [ثَلَاثَۃٌ تُسْتَجَابُ دَعْوَتُھُمْ اَلْوَالِدُ، وَالْمُسَافِرُ، وَالْمَظْلُوْمُ] "تین آدمی ہیں جن کی دعا قبول کی جاتی ہے، باپ، مسافر اور مظلوم"

- سفر سے متعلق عبادات کے احکام سے پوری طرح واقفیت رکھنا۔

- اپنے سفر کے ساتھیوں کی خدمت اور انہیں آرام پہنچانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔

- کسی بھی شہر میں داخل ہوتے ہوئے مسنون دعا پڑھنا [اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ، وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ، اَسْاَلُكَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَمِنْ شَرِّ اَھْلِھَا وَمِنْ شَرِّ مَا فِیْھَا] "اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے پروردگار! اور جس پر وہ سایہ فگن ہیں اور ساتوں زمینوں کے پروردگار اور جنہیں وہ اٹھائے ہوئے ہیں اور ہواؤں کے پروردگار اور جسے وہ پھیلائیں اور شیاطین کے پروردگار اور جنہیں وہ گمراہ کریں۔ میں تجھ سے اس گاؤں کے خیر اور اس کے باشندوں کا اور اس میں موجود خیر کا سوال کرتا ہوں اور تیری پناہ تلاش کرتا ہوں اس گاؤں کے شر اور اسکے باشندوں کے شر اور اس میں موجود شر سے"

- کسی جگہ پر پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھنا [اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ] میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کی پناہ لیتا ہوں اُس کی مخلوق کی شر سے۔
- سفر کے لئے ایک امیر کا انتخاب کرنا، کیونکہ حدیث میں آیا ہے [إِذَا كُنْتُمْ فِيْ سَفَرٍ فَأَمِّرُوْا أَحَدَكُمْ] جب تم سفر کرو تو اپنے میں سے ایک کو امیر منتخب کرلو۔

دوسرا: سفر سے واپسی کے آداب

- مذکورہ تمام امور پر عمل پیرا ہونا۔
- گھر والوں پر رات کے وقت داخل نہ ہونا کیونکہ اس کی ممانعت آئی ہے اِلّا یہ کہ مقررہ وقت میں اپنی آمد کی پیشگی اطلاع دیدے۔
- گھر والوں پر سلام کرنا اور ان کے ساتھ رہنا۔

"اِسلام میں حج کا مقام"

حج اِسلام کا پانچواں رکن ہے، ۹ھ میں فرض ہوا اور یہ کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے، ہر مسلمان مرد وعورت پر زندگی میں ایک مرتبہ استطاعت رکھنے پر اس فریضہ کو ادا کرنا فرض ہے۔ اور ایک سے زائد مرتبہ مستحب ہے، جو شخص اس کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے اور جو اس کی فرضیت کا اعتراف کرتے ہوئے

سُستی اور کاہلی سے ادا نہ کرے تو وہ تباہی کے دہانے پر ہے۔ مالی اور بدنی استطاعت ہوتے ہوئے اسے ترک کرنا کسی بھی مؤمن کو کیسے اچھا لگ سکتا ہے۔ مزید یہ کہ وہ جانتا ہے کہ حج اسلام کے فرائض اور ارکان میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔) اور اللہ کا بندوں پر یہ فرض ہے کہ خانۂ کعبہ کا حج کریں جسے وہاں تک پہنچنے کی استطاعت ہو"

٭ حج کی فضیلت ٭

حج کی فضیلت میں بہت ساری حدیثیں وارد ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔ ① عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قال: سُئِلَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قال: (اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ) قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُوْرٌ] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، "اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا"۔ دوبارہ سوال کیا گیا کہ پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا، "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"۔ مزید سوال کیا گیا کہ پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، "حج مبرور"۔

(۲) وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قال: مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ

وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ [مسلم] حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے ایسے حج کیا کہ نہ تو کسی شہوانی حرکت یا بات کا مرتکب ہوا اور نہ ہی فسق وفجور میں مبتلا ہوا تو وہ ایسے واپس لوٹتا ہے جیسے آج ہی اُس کی ماں نے اسے جنا ہو" یعنی گناہوں سے پاک ہو گیا"

(۳) وعنہ ایضاً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: [اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ] اور رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا "کہ ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ درمیانی کوتاہیوں کے لیئے کفارہ ہے اور حج مبرور [مقبول حج] کی جزا صرف بہشت ہے [بخاری]

(۴) وَعَنْ بن مسعود رضی اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قال [تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ] حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حج وعمرہ کے درمیان متابعت کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسے آگ کی بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کچیل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کوئی چیز نہیں ہو سکتی "

حج کی شرعی حکمت

حج عظیم حکمتوں اور اعلی مقاصد کے لئے مشروع کیا گیا ہے جن میں سے بعض یہ ہیں:

① **توحید کے جھنڈے کو بلند کرنا**۔ توحید ہی کے لئے بیت حرام کی تعمیر کی گئی اور اس کے لئے انبیاء کو مبعوث کیا گیا بلکہ اللہ تعالی نے اپنے نبی حضرت ابراہیم کو حکم دیا کہ بیت عتیق کی بنیاد اللہ تعالی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے رکھیں جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں جیسا کہ ارشاد ہے [وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ] ترجمہ اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کر دی اور اسکو حکم بھیجا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرا گھر طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے صاف ستھرا رکھنا۔ سورۃ الحج ۲۲

آزمائش:۔ اللہ تعالی یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ کون اس کے حکم کی اطاعت کرتا ہے اور کون اپنی ایڑھیوں کے بل پیچھے پلٹ جاتا ہے ارشاد ہے (اَلَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا۔ سورۃ الملک ۲) جس نے موت و حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے۔

③ **وحدتِ اسلامی:** امتِ مسلمہ میں یگانگت پیدا کرنا آپس میں نصرت وتعاون، محبت، ایک دوسرے پر رحم اور مہربانی میں سب ایمان دار ایک جسم کے مانند ہیں۔ اگر جسم کے ایک حصہ میں تکلیف ہو تو سارا جسم بے چین ہوتا ہے اور بخار کو محسوس کرتا ہے

④ **گناہوں کی مغفرت اور برائیوں کی معافی:** لہذا جو ایسے حج کرے کہ نہ تو کسی شہوانی حرکت یا بات کا مرتکب ہوا اور نہ ہی فسق وفجور میں مبتلا ہوا تو وہ ایسے واپس لوٹتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو یعنی گناہوں سے پاک ہو گیا۔

صحیح عبادت کی شرط

عبادات کی صحت وقبولیت کے لیئے۔ جن میں حج بھی شامل ہے۔ دو شرطوں کا پایا جانا انتہائی ضروری ہے۔

۱۔ **اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص:** یعنی انسان اپنی عبادت اور حج سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے ثواب کا قصد کرے ارشادِ باری تعالیٰ ہے [وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ] انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیئے دین کو خالص رکھیں،

۲: **اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع:** یعنی حاجی اللہ کے رسول سے صحیح سند کے ساتھ ثابت شدہ طریقۂ حج کے موافق

اپنا حج ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے [قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ] کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور اللہ کے رسول کا ارشاد ہے [خُذُوْا عَنِّیْ مَنَاسِكَكُمْ " مسلم]
ترجمہ، مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو

مواقیت

عبادت کرنے کی جگہ اور اس کے وقت کو میقات کہتے ہیں۔ اور حج وعمرہ کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) **میقاتِ زمانی:** جنہیں اَشْهُرِ حَج [حج کے مہینوں] کہا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے [اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ] حج کے مہینے مقرر ہیں " اور یہ: شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں

[ب] **میقاتِ مکانی:**۔ اور یہ وہ جگہیں ہیں جنہیں نبی کریم ﷺ نے بطور خاص مقرر فرمایا ہے تاکہ حج وعمرہ کا ارادہ کرنے والا ان مقامات سے احرام باندھے اور یہ پانچ ہیں۔

① **ذُوالحُلَیْفَہ:** جو آج کل " آبیارِ علیؓ " کے نام سے مشہور ہے اور یہ مکۂ مکرمہ سے ۴۲۰ کلومیٹر کی دوری پر ہے اور تمام مواقیت میں مکہ سے سب سے زیادہ دور یہی ہے۔ اور یہ اہلِ مدینہ اور ان کے سوا دوسرے، اس راہ سے گزرنے والوں کے لیے میقات ہے

(۲) **اَلْجُحْفَۃُ**: اور یہ رابغ سے قریب ہے اور مکۂ مکرمہ سے ۱۸۶ کلو میٹر کی دوری پر ہے اور یہ اہلِ شام اور ان کے سوا دوسرے اس راہ سے گزرنے والوں کے لئے میقات ہے۔

(۳) **قَرْنُ الْمَنَازِل**: جسے آج کل "سَیلِ کبیر" کے نام سے پکارا جاتا ہے اور یہ مکۂ مکرمہ سے ۷۸ کلو میٹر کی دوری پر ہے اور یہ اہلِ نجد اور ان کے سوا دوسرے جو اس راہ سے گذرنے والوں کے لئے میقات ہے

(۴) **یَلَمْلَم**: یہ ایک وادی ہے جس کا پانی بحرِ احمر میں جا گرتا ہے اور یہ مکۂ مکرمہ سے ۱۲۰ کلو میٹر کی دوری پر ہے اور یہ اہلِ یمن اور ان کے سو دوسرے اس راہ سے گذرنے والوں کے لئے میقات ہے

(۵) **ذاتِ عرق**: جو آجکل "ضَرِیبَۃ" کے نام سے مشہور ہے اور یہ مکۂ معظمہ سے مشرقی جانب ۱۰۰ کلو میٹر کی دوری پر "سَیلِ کبیر" کے مقابل میں ہے اور یہ اہلِ عراق اور ان کے سوا دوسرے اس راہ سے گذرنے والوں کے لئے میقات ہے۔

عازمینِ حج و عمرہ میقات پر پہنچکر کیا کریں؛

جو شخص حج کے مہینوں مثلاً شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں حج و عمرہ کی نیت سے میقات پر پہنچے تو اس کے لئے مندرجۂ ذیل اعمال انجام دینا مستحب ہے۔

(۱) **غسل کرنا**: نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے

خود بھی غسل کیا اور اپنے صحابۂ کرام رض کو بھی غسل کرنے کا حکم دیا
اس لئے کہ اس عبادت کی ادائیگی میں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے
لہذا اُس کے لیئے غسل کرنا مسنون ہے جیسے جمعہ کی نماز کے لیئے کیا
جاتا ہے۔ عورت کے لیئے بھی احرام کے وقت غسل کرنا مستحب ہے
اگرچہ وہ حیض و نفاس والی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسماء بنت عُمیس رض کو غسل کرنے کا حکم دیا حالانکہ وہ نفاس والی تھیں
(۲) **پاکی وصفائی حاصل کرنا:** اس طرح کہ بدن سے میل
کچیل دور کرے، بدبو زائل کرے، بغل کے بالوں کو صاف کرے اور
مونچھیں صاف کٹوائے، ناخن تراشے اور زیر ناف بال صاف کرے
(۳) دو صاف ستھری چادریں اوڑھ لے کیونکہ یہ نبی کریم ص سے ثابت ہے
(۴) صرف اپنے بدن پر خوشبو استعمال کرے، چادر کو نہ لگائے
چنانچہ حضرت عائشہ رض نے اللہ کے رسول ص کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔
(۵) جب اپنی سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائے تو نیت کرے اور
اونچی آواز سے تلبیہ بلند کرے اس لیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی
سواری پر بیٹھ گئے اور اونٹنی کھڑی ہوگئی تو آپ نے تلبیہ بلند کیا۔
(۶) راستہ بھر بکثرت تلبیہ بلند کرتے رہنا چاہیئے جب کسی
اونچی جگہ چڑھیں یا نشیبی وادی میں اتریں تو تلبیہ جاری رکھنا مستحب ہے
(۷) اگر کوئی ہوائی جہاز کے ذریعہ میقات پر سے گزرے تو اُس کے لیے
مذکورہ اعمال انجام دینے کے بعد گھر ہی سے احرام باندھنا جائز ہے۔ البتہ جب
میقات پر سے گزرے تو عبادت میں داخل ہونے کی نیت کرلے۔

ممنوعاتِ اِحرام

ممنوعاتِ احرام کا مطلب وہ چیزیں ہیں جو حج یا عمرہ کرنے والے کیلئے بسبب احرام ممنوع ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں

(۱) ایک قسم وہ ہے جو مردوں اور عورتوں دونوں پر حرام ہیں اور وہ یہ ہیں

أ - سر کے بالوں کا زائل کرنا [سر مونڈ کر یا کسی اور طریقہ سے]

ب - دونو پیروں یا دونوں ہاتھوں کے ناخن تراشنا۔

ج - احرام باندھنے کے بعد کپڑوں یا جسم پر خوشبو لگانا۔

د - شکار کو قتل کرنا۔ اس سے مراد جنگل میں بسنے والا پالتو جانور ہے جیسے خرگوش، کبوتر، وغیرہ

(۲) دوسری قسم وہ ہے جو مردوں کے لئے حرام ہیں عورتوں کے نہیں اور وہ (أ) سلے ہوئے کپڑے پہننا۔

(ب) سر سے لپٹی ہوئی کسی چیز سے سر ڈھانکنا۔

(۳) تیسری قسم وہ ہے جو صرف عورتوں کے لئے حرام ہیں اور وہ نقاب اور دستانوں کا پہننا ہے۔

ضروری نوٹ: (۱) فدیہ کی مقدار: بالوں کے زائل کرنے، ناخن تراشنے، خوشبو استعمال کرنے، شہوت کے ساتھ مباشرت کرنے، دستانوں کے پہننے اور مرد کا سلے ہوئے کپڑے استعمال کرنے، یا اپنا سر ڈھانکنے یا عورت کا نقاب استعمال کرنے سے ان تمام صورتوں

میں فدیہ یہ ہے کہ مندرجۂ ذیل تین اعمال میں سے کوئی ایک ادا کرے
① ایک بکری ذبح کرنا۔
② چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔
③ تین دن کے روزے رکھنا۔
(۲) اگر کوئی بحالتِ عذر اِن ممنوعات کا ارتکاب کرے جیسے وہ اِس مسئلہ کا حکم ہی نہیں جانتا، یا بھول گیا، یا نیند میں غلطی کر بیٹھا یا اُسے مجبور کیا گیا تو ان تمام صورتوں میں اس پر کوئی گناہ بھی نہیں اور فدیہ بھی نہیں۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
[وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَٰكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ]
ترجمہ: تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں البتہ گناہ وہ ہے جس کو تم قصد اور ارادۂ دل سے کرو۔
اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ (عُفِيَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ] ترجمہ: میری امت سے غلطی سے کسی کام کے کرنے یا بھول جانے یا زبردستی کیئے جانے پر سرزد ہونے والا عمل معاف کر دیا گیا ہے۔

حج کی تینوں قسموں کا بیان

جو شخص حج کی نیت سے شوال، ذوالقعدہ یا ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں میقات پہنچے اُسے حج کی تین قسموں کے درمیان اختیار ہے

(۱) پہلے صرف عمرہ [بعد میں حج کرنا] اِسے "حجِ تمتع" کہا جاتا ہے۔
اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھے اور مکہ مکرمہ پہنچنے
کے بعد کعبۃ اللہ کا طواف کرے اور عمرہ کی سعی کرے پھر سر مونڈوائے
یا بال کم کروائے۔ پھر ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کو صرف حج کا احرام
باندھے اور حج کے تمام اعمال ادا کرے۔ پہلی مرتبہ احرام باندھنے وقت
لَبَّیْكَ عُمْرَۃً کہے پھر دوبارہ آٹھویں تاریخ کو احرام باندھنے
وقت "لَبَّیْكَ حَجًّا" کہے۔

(۲) صرف حج کرنا جسے "حج افراد" کہا جاتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے
کہ میقات سے صرف حج کا احرام باندھے اور جب مکہ پہنچے تو طوافِ قدوم
کرے پھر حج کی سعی کرے، اگر چاہے تو سعی کو مؤخر کرکے طوافِ
اِفاضہ کے بعد ادا کرسکتا ہے۔ البتہ سر نہ مونڈوائے اور نہ بال کم کروائے
اور نہ احرام کھولے بلکہ اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ عید
کے دن جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد حلال ہوجائے اور احرام باندھتے
وقت یوں نیت کرے۔ "لَبَّیْكَ حَجًّا"

(۳) عمرہ اور حج دونوں کو جمع کرنا: جسے "حجِ قران" کہا جاتا ہے
اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ عمرہ اور حج کا احرام ایک ساتھ باندھے
اور احرام کے وقت یوں کہے، "لَبَّیْكَ عُمْرَۃً وَحَجًّا" یعنی دونوں کی
ایک ساتھ نیت کرے یا پہلے عمرہ کی نیت کرے لیکن عمرہ کا طواف
شروع کرنے سے پہلے حج کی نیت بھی کرلے، "حج قران" اور "حج افراد"
کا طریقہ بالکل ایک جیسا ہے سوائے اس کے کہ "متمتع" کی طرح

"قارِن" کے ذمہ قربانی ہے اور "مفرد" کے ذمہ قربانی واجب نہیں۔
تینوں قسموں میں افضل "حج تمتع" ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے صحابۂ کرام ؓ کو اسی کا حکم دیا اور اس پر ابھارا تھا۔

عمرہ کا طریقہ

جب مُحرِم مکۂ معظمہ سے قریب پہنچے تو اس کے لئے مکہ میں داخل ہونے
سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے، اس لئے کہ نبی کریم ؐ نے ایسا ہی
کیا تھا۔ اور جب مسجدِ حرام پہنچے تو سنت یہ ہے کہ پہلے اپنا دایاں پیر
داخل کرے اور یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ
الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔
ترجمہ: اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور درود و سلام ہو اللہ کے
رسول پر، خدائے بزرگ اور اس کے کریم چہرہ اور اس کی قدیم
سلطنت کی پناہ طلب کرتا ہوں راندۂ دربار شیطان سے۔
اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

① طواف: جب مُحرِم کعبۃ اللہ کے قریب پہنچ جائے تو طواف
شروع کرنے سے پہلے تلبیہ بند کردے، اگر وہ متمتع یا معتمر ہو تو۔
پھر حجرِ اسود کی طرف جائے اور اس کے سامنے کھڑا ہو پھر اگر ہو سکے تو
اپنے دائیں ہاتھ سے حجرِ اسود کا استلام کرے اور اس کا بوسہ لے

ورنہ بھیڑ لگا کر لوگوں کو زحمت دینے کی ضرورت نہیں۔ اور استلام کے وقت یہ الفاظ کہے "بِسْمِ اللّٰهِ واللّٰهُ اَكْبَرُ" اگر بوسہ لینا مشکل لگے تو اپنے ہاتھ یا لاٹھی سے اس کا استلام کرے اور استلام کی ہوئی چیز کا بوسہ لے۔ اگر استلام کرنا بھی مشکل ہو تو صرف اُس کی طرف اشارہ کر دے اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے اور اشارہ کی ہوئی چیز کا بوسہ نہ لے۔ اور رکنِ یمانی کی طرف اشارہ کرنا ثابت نہیں ہے بلکہ اگر بغیر مشقت کے ہو سکے تو اپنے داہنے ہاتھ سے اُس کا صرف استلام کرے اور اس کا بوسہ نہ لے اور "بِسْمِ اللّٰهِ اکبر" یا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے اور تکبیر ایک ہی مرتبہ کہنا چاہیئے۔ اور اپنے طواف میں شروع سے آخر تک مسنون دعائیں اور اذکار جتنا ہو سکے پڑھے اور ہر چکر کے اختتام پر یہ دعا پڑھے "رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" "اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔ اور ہمیں عذابِ جہنم سے نجات دے" کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ ہر چکر کے اختتام پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

□ اِس طواف میں دو باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(۱) "اِضْطِبَاع" جس کا مطلب ہے احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے لے کر اُس کے دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر ڈال دے اور شروع طواف سے آخر تک اسی حالت میں رہے۔ یہاں تک کہ طواف سے فارغ ہو جائے تو اپنی چادر کو طواف سے پہلے والی

حالت پر لوٹا دے اور یہ فعل صرف حالتِ طواف ہی میں کریں گے۔
(۲) "رَمَل" جس کا مطلب ہے نزدیک نزدیک قدم رکھتے ہوئے تیزی سے چلنا اور "رَمَل" صرف پہلے تین چکروں میں ہوگا بقیہ چار چکروں میں رمل نہیں کیا جائے گا بلکہ عام رفتار سے معمول کے مطابق چلیں گے۔
طواف کے سات چکر مکمل کرنے کے بعد ہو سکے تو مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نفل پڑھے اگر بھیڑ یا کسی اور وجہ سے مقامِ ابراہیم کے پیچھے جگہ نہ مل سکے تو مسجدِ حرام میں جہاں جگہ ملے وہاں دو رکعت ادا کرلے۔ اور پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد "قُلْ یَآ اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ" اور دوسری رکعت میں "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" پڑھنا مسنون ہے۔ پھر حجر اسود کا قصد کرے اور نبی کریم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے ہو سکے تو دائیں ہاتھ سے اس کا استلام کرے پھر وہاں سے صفا کی طرف آئے۔
(۲) **سعی صفا و مروہ** :۔ پھر صفا پہاڑی کی طرف نکلنے والے دروازہ سے صفا کی طرف روانہ ہو اور ہو سکے تو صفا پہاڑی پر چڑھے کیونکہ یہی افضل ہے ورنہ اس کے قریب کھڑا ہو اور یہ آیت پڑھے
[اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ]
اور یہ آیت صرف پہلے چکر میں پڑھی جائے گی اور مستحب ہے کہ قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو اور اللہ کی تعریف اور اس کی بڑائی بیان کرے اور

اور یہ دُعا پڑھے: [لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ. لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ] اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، سارا ملک اسی کا ہے اور ساری تعریف اسی کے لیئے سزوار ہے وہی جِلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس ایک کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے نے سب گروہوں کو شکست دیدی۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے جتنا ہو سکے دعا مانگے، پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف روانہ ہو جب پہلے سبز نشان کے پاس پہنچے تو وہاں سے دوسرے سبز نشان تک ہلکی دوڑ لگائے، لیکن عورت کیلئے ان دونوں نشانوں کے درمیان دوڑنے کا حکم نہیں، کیونکہ عورت کا پورا بدن پردہ کی چیز ہے اس کے لیئے عام معمول کے مطابق چلنے کا حکم ہے، بہر حال پھر چلتا ہوا مَرْوَہ پر جا چڑھے اور وہاں وہی کچھ کرے اور کہے جو صفا پر کیا یا کہا تھا۔
پھر مروہ سے اتر کر چلنے کی جگہ پر چلے اور دوڑنے کی جگہ دوڑے یہاں تک کہ صفا تک پہنچ جائے۔ گویا صفا سے مروہ تک جانا ایک چکر شمار ہوگا پھر مروہ سے صفا تک کی واپسی دوسرا چکر شمار ہو گی۔ اور مستحب ہے کہ سعی کے دوران کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرے اور دعائیں مانگے اور ہر طرح کی ناپاکی و گندگی وغیرہ سے پاک ہو اور باوضو ہو۔ اگر بے وضو بھی سعی کر لے تو کفایت کر جائیگی کیونکہ سعی کے لیئے شرعی طور پر طہارت شرط نہیں۔ البتہ طہارت مستحب ہے

جب سعی مکمل کرلے تو اپنے سر کو منڈا دے یا بال کترا دے، لیکن مرد کے لیئے سر کا منڈانا افضل ہے، لیکن اگر وہ بال کترا لیتا ہے اور حج کے لیے سر منڈانے کو چھوڑ دیتا ہے تو بھی بہتر ہے. اگر کوئی شخص حج کے بالکل قریبی ایام میں مکۂ معظمہ آئے تو اُس کے لیئے عمرہ کے بعد بالوں کو کترانا افضل ہے تاکہ وہ حج کے بعد سر کو منڈا سکے۔ ضروری ہے کہ بال برابر کترائے جائیں۔ سر کے چند بال کترانا اور دوسرے علیٰ حالہٖ چھوڑ دینا درست نہیں۔ اسی طرح سر کے بعض حصے کو منڈانا اور بعض علیٰ حالہٖ چھوڑ دینا درست نہیں۔ عورت کے لیئے صرف بال کاٹنے کا حکم ہے۔ عورت اپنی ہر مینڈھی سے اُنگلی کے پورے برابر بال کاٹ لے اور اس سے زیادہ بال نہ کترائے جب محرم مذکورہ کام سرانجام دے لے گویا اس کا عمرہ مکمل ہوگیا۔ اور اس کے لیئے ہر وہ چیز حلال ہوجائے گی جو محض احرام کی وجہ سے حرام ہوئی تھی۔ جس نے حج مفرد کا احرام باندھا ہو یا حج و عمرے کا اکٹھا احرام باندھا ہو تو ایسا شخص عمرہ کے بعد بھی احرام کو برقرار رکھے گا

حج کا طریقہ

حج میں آٹھویں تاریخ کے اعمال [یوم الترویہ]

آج کے دن حاجی جس جگہ ٹھہرا ہوا ہے وہیں سے حج کا احرام باندھے "حج تمتع" کرنے والا غسل کرے، پاک صاف ہو، ناخن تراشے

مونچھ کم کرے، زیرِ ناف بال صاف کرے اور احرام کی دو سفید چادریں اوڑھ لے۔ البتہ عورت برقع۔ نقاب اور دستانوں کے سوا جس طرح کا لباس چاہے پہن سکتی ہے

"قارِن" اور "مُفرِد" پہلے سے حالتِ احرام میں ہونگے

- متمتع پھر یوں حج کی نیت کرے "لَبَّيْكَ حَجًّا" میں حاضر ہوں اور حج کی نیت کرتا ہوں۔ چاہے تو اپنی نیت میں اس شرط کا بھی اضافہ کرسکتا ہے "إِنْ حَبَسَنِي حَابِسٌ فَمَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي" یعنی اگر مجھے کوئی رکاوٹ پیش آگئی تو میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک لے گا

- حج کی نیت کرنے کے بعد پہلے بیان شدہ تمام ممنوعات سے بچنا واجب ہے

- پھر بکثرت تلبیہ پڑھتا رہے یہاں تک کہ دسویں تاریخ کو "جمرۂ عقبہ" کی رمی سے فارغ ہوجائے

- تلبیہ بلند کرتے ہوئے "منیٰ" پہنچے پھر وہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا کرے، ہر نماز اپنے وقت پر ہوگی البتہ چار رکعتوں والی نماز کو قصر کرتے ہوئے دو ہی رکعت پڑھیں گے۔

- اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد "اذکار" کا ہمیشہ ورد رکھے۔

آج کی رات میں "منیٰ" ہی میں گزارے۔

حج میں نویں تاریخ کے اعمال [یومِ عرفہ]

- جب "منیٰ" میں صبح کی نماز ادا کرلے تو سورج نکلنے کے بعد تلبیہ بلند کرتے ہوئے "عرفہ" کے لیئے روانہ ہو۔

- حاجی کے لئے آج کا دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔
- مسنون یہ ہے کہ اگر ہو سکے تو زوال تک " مقامِ نمرہ" ہی میں قیام کرے
- پھر ظہر اور عصر " جمع تقدیم " اور " قصر " کرتے ہوئے ایک آذان اور دو اقامتوں کے ساتھ دو دو رکعتیں ادا کرے۔
- پھر " میدانِ عرفہ " میں داخل ہو اور اپنے آپ کو عرفہ کے حدود میں ہونے کا یقین کرلے۔
- آج کے دن حاجی اپنے آپ کو ذکر و دعا کے لئے فارغ کرلے۔
- بکثرت اس کلمہ کو پڑھنا ہے " لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔
- اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود و سلام بھیجے۔
- عرفہ سے اسی وقت واپس ہو جب سورج کے غروب ہونے کا پوری طرح یقین ہو جائے
- سورج غروب ہونے کے بعد سکون اور وقار کے ساتھ " مزدلفہ " کے لئے روانہ ہو۔ اگر راستہ کشادہ ملے تو ذرا تیزی سے چلے۔ یہاں تک کہ جب مزدلفہ پہنچ جائے تو فوراً پہلے مغرب تین رکعت اور عشا دو رکعت ایک آذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع کرکے پڑھے کیونکہ نبی کریم صلعم نے ایسا ہی کیا تھا۔

حج میں دسویں تاریخ کے اعمال (یوم النحر / یوم عید)

- تمام حاجیوں کا مزدلفہ ہی میں فجر کی نماز ادا کرنا ضروری ہے سوائے ضعیفوں اور عورتوں کے جو منیٰ آکر ادا کریں گے۔
فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد حاجی قبلہ رو ہو کر اللہ کی تعریف اور

اُس کی بڑائی بیان کرے [اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ بکثرت پڑھے] اور لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد رکھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہو جائے۔

- سورج نکلنے سے پہلے "تلبیہ" بلند کرتے ہوئے سکون کے ساتھ منیٰ کے لیئے روانہ ہو۔ اور جب وادیٔ مُحَسِّر [جہاں ابرہہ اور اس کے ہاتھیوں والے لشکر پر عذاب نازل ہوا تھا] پر سے گزرے تو اگر ہو سکے جلدی سے گزرے۔

- مزدلفہ سے سات کنکریاں چُن لے۔

- جمرۂ عقبہ پر یکے بعد دیگرے سات کنکریاں مارے۔ ہر کنکری پر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے۔

- قربانی کا جانور ذبح کرے۔ اس کا گوشت خود بھی کھائے اور فقراء میں تقسیم بھی کرے اور متمتع و قارن پر قربانی کرنا واجب ہے۔

- پھر پورا سر مونڈ ولے یا بال چھوٹے کروا لے لیکن منڈوانا افضل ہے۔ اس لیئے کہ نبیٔ کریم ؐ نے حَلْق [منڈوانا] کرانے والوں کے لیئے رحمت اور مغفرت کی دعا تین بار فرمائی اور قصر کرنے والوں کے لیئے ایک مرتبہ۔ اس کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے۔

- کنکری مارنے اور بال منڈانے کے بعد محرم کے لیئے عورت کے سوا وہ سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے اس پر حرام تھیں۔

- مکۂ معظمہ جا کر طوافِ افاضہ کرے اور طواف کے بعد والی دو رکعت بھی ادا کرے۔

- پھر سعی کرے، جس کے بعد وہ پوری طرح حلال ہو جاتا ہے۔

- پھر "منیٰ" واپس آئے اور بقیہ راتیں منیٰ ہی میں گزارے۔

حج میں گیارہویں تاریخ کے اعمال

۱۔ منیٰ میں رات گذارنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کی پابندی کرنا اور کثرت سے تکبیر پڑھتے رہنا۔

۲۔ تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا۔ جسکا وقت ظہر کے بعد شروع ہوتا ہے۔ عصر تک یا رات تک تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۔ کنکریاں ترتیب سے مارے یعنی پہلے چھوٹے والے "جمرہ" کو پھر درمیانی والے کو پھر بڑے والے "جمرۂ عقبہ" کو۔

۴۔ ہر "جمرہ" پر یکے بعد دیگرے سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری پر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے۔

۵۔ رمئ جمرات کے وقت "مکہ مکرمہ" کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھنا مسنون ہے۔

۶۔ پہلے اور دوسرے جمرہ کو کنکری مارنے کے بعد قبلہ رو ہو کر خوب دعا و آہ و زاری کرے تاکہ نبئ کریم ؐ کی اقتداء پوری ہو۔

۷۔ "جمرۂ عقبہ" پر کنکریاں مارنے کے بعد بغیر دعا کے چلا جائے۔

۸۔ پھر منیٰ ہی میں رات گزارے۔

حج میں بارھویں تاریخ کے اعمال

۱۔ "منیٰ" میں رات گزارنا۔

۲۔ ظہر کے بعد تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا جیسے گیارہویں تاریخ کو کیا تھا

۳۔ چھوٹے اور درمیانی "جمرہ" کے بعد دعا کے لیئے ٹھہرنا۔
۴۔ کنکریاں مارنے کے بعد اگر منیٰ سے جلد چلا جانا چاہے تو اس کے لیئے جائز ہے لیکن اس کو آفتاب ڈوبنے سے پہلے ہی منیٰ سے نکل جانا چاہیئے لیکن جو تاخیر کرے تو وہ سب سے افضل ہے اور ثواب میں سب سے زیادہ ہے

۵۔ حج میں تیرہویں ۱۳ تاریخ کے اعمال

۱۔ جیساکہ گذشتہ دو دنوں میں کیا تھا اسی طرح ظہر کے بعد تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا۔
۲۔ جب وطن کی واپسی کے لیئے مکۂ معظمہ سے نکلنا چاہے تو طوافِ وداع کرلے

حاجیوں کے لیئے چند ضروری ہدایات

۱۔ طواف کے لیئے طہارت ضروری ہے جبکہ سعی میں طہارت افضل ہے۔
۲۔ طواف کی دو رکعتیں تحیۃ المسجد سے کفایت کرتی ہیں۔
۳۔ طواف یا سعی کرتے وقت درمیان ہی میں جماعت کھڑی ہو جائے تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے پھر جہاں ٹھہرا تھا وہیں سے شروع کرکے مکمل کرے۔
۴۔ طواف یا سعی کے چکروں میں شک ہو جائے تو کم عدد کا اعتبار کرکے مکمل کرے
۵۔ جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لے آئے تو وہ احرام ہی کی حالت میں باقی رہے گا یہاں تک کہ حج اور عمرہ دونوں سے فارغ ہو جائے

۶۔ جو شخص "حج افراد" یا "حج قران" کا احرام باندھے تو اس کے لئے اپنے احرام کو "عمرہ" سے بدلنا جائز ہے اور اس کے بعد سارے اعمال اسی طرح ادا کرے جیسے "متمتع" ادا کرتا ہے بشرطیکہ قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہو۔ کیونکہ نبی کریمؐ نے اپنے صحابہؓ کو اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا [اگر قربانی کے جانور ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ حلال ہو جاتا]

۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سوائے فجر کی سنت و وتر کے بقیہ سُنن و رواتب کی پابندی نہیں کرتے تھے۔

۸۔ حج سے پہلے یا اس کے بعد مسجد نبوی کی زیارت مسنون عمل ہے۔ لیکن حج کی تکمیل کے لئے شرط سمجھنا غلط ہے۔

۹۔ حج و عمرہ کرنے والے کو جو مسائل معلوم نہ ہوں ان کے بارے میں علماء سے معلوم کر لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(فَاسْأَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ] پس اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ علم سے دریافت کر لو۔

٭ سورج کی گرمی سے بچاؤ ٭

حج کے دنوں میں گرمی سے بچاؤ کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کیجئے۔

۱۔ سخت گرمی سے بچنے کے لئے دھوپ چھتری استعمال کیجئے۔

۲۔ کثرت سے پانی پیتے رہیں خصوصاً آبِ زمزم تاکہ جسم سے خارج ہونے والے پانی اور نمکیات کا نعم البدل بن سکے۔

(۳) روئی کے ڈھیلے ڈھالے اور کھلے رنگ کے کپڑے پہنیئے جو سورج کی شعاعوں کو منعکس کر سکیں۔ اور بحالتِ احرام، احرام کی چادریں مثالی لباس ہیں کیونکہ گرمی سے بچنے اور پسینہ جذب کرنے، جسم تک ہوا کے داخلے اور جسم کو ٹھنڈا کرنے میں بہترین معاون ہوتی ہیں۔

۴۔ جسم کو زیادہ تھکانے سے پرہیز کریں۔

۵۔ زمین کی گرمی سے بچنے کے لیئے چپل ضرور استعمال کریں۔

"حج سے فراغت کے بعد نیک عزم"

محترم حاجی حضرات! حج کے عظیم مقاصد و فوائد میں

مندرجہ ذیل اعمال کو انجام دینا ہے:

① اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ [فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا] پھر جب تم ارکانِ حج ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جسطرح تم اپنے باپ داداؤں کا ذکر کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ"

۲۔ اس عظیم عبادت کی توفیق پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا۔ ارشاد ہے [لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ]۔ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا"

۳۔ آئندہ سال پھر دوبارہ حج کرنے کی نیت اور عزم کرنا تاکہ آپ اگر حج نہ بھی کر سکیں تو کم از کم نیت کے ثواب سے محروم نہ ہوں۔

۴۔ گناہوں سے توبہ کرنا۔ کیونکہ حج کے قبول ہونے کی علامات میں سے یہ ہے کہ واپسی کے بعد نیک کاموں کی پابندی کرے اور محرمات سے پرہیز کرے۔

۵۔ دین پر پوری طرح سے استقامت اختیار کرنا۔

"بعض غلطیاں اور مخالفتیں"

۱۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ احرام باندھنے کے بعد پھر حلال ہونے تک احرام کی چادریں تبدیل نہیں کر سکتے۔

۲۔ احرام کے شروع سے لیکر حج کے آخر تک "اِضطِبَاعْ" کرنا۔

۳۔ احرام کے بعد دو رکعت نفل ادا کرنے کو واجب سمجھنا۔

۴۔ احرام کے بعد بلند آواز سے تلبیہ نہ پڑھنا یا بالکل ترک کر دینا اور اسی طرح عرفہ و مزدلفہ میں تلبیہ نہ پڑھنا۔

۵۔ اجتماعی طور پر سب مل کر ایک آدمی کی قیادت میں تلبیہ پڑھنا۔

۶۔ مسجد حرام میں داخلے یا کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پر اپنی طرف سے مخصوص دعائیں پڑھنا۔

۷۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ حجرِ اسود کا بوسہ لینا صحتِ حج و عمرہ کے لئے شرط ہے۔

۸۔ طواف کے ساتوں چکروں میں "رمل" کرنا جبکہ وہ پہلے تین چکروں کے ساتھ خاص ہے۔ یاد رہے۔ رمل طوافِ قدوم اور عمرہ کے ساتھ خاص ہے۔

۹۔ طواف یا سعی میں ہر چکر کے لئے چند دعاؤں کو مخصوص کر لینا

جبکہ مشروع یہ ہے کہ قرآن کی تلاوت کی جائے یا عموماً کوئی بھی دعا مانگی جائے
(۱۰) طواف کے دوران بلند آواز سے دعائیں مانگنا ۔
(۱۱) طواف کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے میں یہ خیال کرنا کہ انہیں مقامِ ابراہیم کے علاوہ کسی دوسری جگہ ادا نہیں کر سکتے جبکہ مسجدِ حرام میں کہیں بھی ادا کر سکتے ہیں ۔
(۱۲) ،، صفا ،، پہاڑی پر چڑھنے کے بعد کعبہ کی طرف اشارہ کرنا ۔
(۱۳) دو سبز نشانیوں کے درمیان بعض عورتوں کا تیزی سے چلنا جبکہ یہ فعل مردوں کے لئے مخصوص ہے ۔
(۱۴) [إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ] والی آیت کو ہر چکر میں دہرانا جبکہ یہ پہلے چکر کی ابتداء کے ساتھ مخصوص ہے ۔
(۱۵) حلال ہوتے وقت بعض سر کو منڈانا اور بعض حصہ کو چھوڑ دینا یا یہ کہ بال صاف کرانے یا کم کرانے میں چند بالوں پر اکتفا کر لینا ۔
(۱۶) عرفہ میں دعاء مانگتے وقت قبلہ رو نہ ہونا ۔
(۱۷) دعاء کے لئے مشقت کے ساتھ جبل رحمت پر چڑھنا حالانکہ تمام عرفہ دعاء اور ٹھہرنے کی جگہ ہے ۔
(۱۸) ،،منیٰ ،، ،،عرفہ ،، اور ایامِ تشریق کی راتوں میں بغیر فائدہ کے وقت ضائع کرنا
(۱۹) ،،مزدلفہ ،، میں رات نہ گزارنا بلکہ وہاں سے گزرنے ہی کو کافی سمجھنا ۔
(۲۰) ،،جمرات ،، پر ماری جانے والی کنکریوں کے بارے میں یہ گمان کرنا کہ انہیں ،،مزدلفہ ،، ہی سے لینا چاہیئے یا مارنے سے پہلے انہیں دھونے کو افضل سمجھنا
(۲۱) پہلے اور دوسرے جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنے میں کوتاہی کرنا

(۲۲) قربانی کا جانور شریعت کی مقرر کردہ عمر سے کم عمر کا، یا عیب والا ذبح کرنا، یا ذبح کرنے کے بعد پھینک دینا۔

(۲۳) خانۂ کعبہ کو اشارہ کے ساتھ الوداع کرنا اور طوافِ وداع کے بعد بھی مکہ میں ٹھہرے رہنا۔

(۲۴) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لیئے سفر کرنے کو جائز سمجھنا۔

صحیح عقیدہ کے خلاف بعض غلطیاں

(۱) مُردوں کو پکارے جیسے اللہ کے رسولؐ سے، یا قبروں درگاہوں سے فریاد کرے اور نفع و نقصان کے لیئے مدد طلب کرے۔

(۲) غیر اللہ کے لیئے ذبح کرنا: جیسے قبروں یا جنوں اور اولیا کے لیے ذبح کیا جائے

(۳) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لیئے سفر کرنا۔

(۴) غیر اللہ کی قسم کھانا جیسے نبیؐ کی، یا کعبہ کی قسم کھائی جائے۔

(۵) تعویذ، ڈوریاں یا سیپی وغیرہ کا گلے میں لٹکانا یا ہاتھ میں باندھنا۔

(۶) جادو، کہانت، شعبدہ بازی کا سیکھنا، علمِ غیب کا دعویٰ اور جنوں کی خدمت طلب کرنا۔

(۷) حجرہ شریف کو چھونا، اس کو بوسہ دینا یا اس کا طواف کرنا بہت بُری بدعت ہے جس کا ثبوت اسلافِ کرام سے نہیں ملتا۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا محمد وعلی آلہ وصَحْبِہٖ وسَلَّمَ۔

حوالہ جات

① کتاب المغنی فی الفقہ ، مصنف: ابن قدامہ مقدسی رح

② کتاب التحقیق والایضاح [حج وعمرہ کتاب وسنت کی روشنی میں]
مصنف: مفتی اعظم سعودی عرب علامہ شیخ عبد العزیز بن باز مدظلہ

③ کتاب المنہج فی صفۃ العمرہ والحج، از فضیلۃ الشیخ محمد الصالح العثیمین

④ کتاب المعتمر والحاج فی میزان الخطاء والصواب۔
از تالیف: علامہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ

⑤ کتاب فتاوی الحج والعمرہ: تیار کردہ: محمد بن عبد العزیز المسند

⑥ کتاب المنہاج للمعتمر والحاج
از تالیف: فضیلۃ الشیخ سعود بن ابراہیم الشُریم حفظہ اللہ
امام وخطیب المسجد الحرام

⑦ کتابچہ ، صفۃ الحج والعمرہ از چند طلبہ

⑧ کتاب مخالفات الحج
از تالیف فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن محمد السدحان

⑨ کتاب سواعد البناء والعطاء
از تالیف فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن محمد الشثری حفظہ اللہ

⑩ تاریخ سعودی عرب از وزارت اطلاعات ونشریات سعودی عرب

فہرست موضوعات

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱	تلبیہ و تقریظ اور دیباچہ	۱، ۲ و ۳
۲	حجاجِ کرام کی خدمت کے لیئے سعودی عرب کی کارہائے نمایاں	
۳	سفر کے آداب	۷ تا ۹
۴	اسلام میں حج کا مقام	۹ تا ۱۰
۵	حج کی فضیلت	۱۰ تا ۱۲
۶	حج کی شرعی حکمت	۱۲-۱۳
۷	صحیح عبادت کی شرط	۱۳-۱۴
۸	مواقیت	۱۴-
۹	ممنوعاتِ احرام	۱۷-۱۸
۱۰	حج کی تینوں قسموں کا بیان	۱۸-۲۰
۱۱	عمرہ کا طریقہ و حج کا طریقہ	۲۰-۲۹
۱۲	حاجیوں کے لیئے چند ضروری ہدایات	۲۹-۳۰
۱۳	سورج کی گرمی سے بچاؤ ۔	۳۰-
۱۴	حج کے بعد نیک عزم ۔ بعض غلطیاں اور مخالفتیں	۳۱-۳۲

نظرِ ثانی و کتابت: ثناء اللہ عبدالرحیم بلتستانی - ۱۴۱۷/۱۱/۲۳ھ

مطابع الحميضي
تلفون: ٤٥٨١٠٠٠ - فاكس: ٤٥٩٢٢١٧

تعليم مناسك الحج

إعــــداد

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد بشمال الرياض

باللغة الأردية

٣١

طبع على نفقة الفقير إلى عفو الله ورضاه
غفر الله له ولوالديه ولأهله ولأولاده وللمسلمين
وقف لله تعالى يوزع مجانا ولا يباع